Date: 26/11/25

سوال نمبر 01:

اسلام کیا ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔

جواب:

اسلام کا تعارف:

اسلام محض ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ ایک **توحیدی فلسفہ** اور **جامع نظامِ حیات** ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو کو شامل کرتا ہے۔ لفظ اسلام **عربی** مادہ **س ل م** سے نکلا ہے، جس کے معنی **امن، سلامتی، پاکیزگی** اور **اللہ کے** حضور **مکمل سپردگی** کے ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام کا اصل پیغام یہ ہے کہ انسان اپنے رب کے احکام احکامات کے مطابق زندگی گزارے اور اپنی خواہشات کو خدائی ہدایت کے تابع کرے۔

اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف روحانی پہلوؤں تک محدود نہیں بلکہ **انفرادی اور اجتماعی زندگی میں توازن** قائم کرنے والا ایک مکمل نظام ہے۔ یہ نظام انسان کو نہ صرف اللہ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا طریقہ بتاتا ہے بلکہ **اخلاقی کردار، عدل، معاشرتی** ہم آہنگی، **اقتصادی انصاف** اور **سیاسی استحکام** کے اصول بھی فراہم کرتا ہے۔ پروفیسر خورشید احمد کے بقول:

"اسلام ایک فکری انقلاب ہے جو توحید کی بنیاد پر انسان اور کائنات کی حقیقت کو متعین کرتا ہے اور ایک عادلانہ معاشرتی و معاشی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے۔"

(خورشید احمد، اسلام: اس کا مفہوم اور پیغام، اسلامک فاؤنڈیشن، 1992)

Lala

Scanned with CamScanner

Date:

اس تصور کے بعد اسلام صرف ایک مذہبی شناخت نہیں رہتا بلکہ ایک ایسا جامع فکری ڈھانچہ بن کر سامنے آتا ہے جو انسان کی شخصیت کو اندر سے بدلتا ہے اور معاشرے میں **عدل و توازن** قائم کرتا ہے۔
ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق اسلام ایک ایسا منہج توحید ہے جو تمام انبیاء پر نازل ہوا اور حضرت محمد ﷺ پر کمال کو پہنچا۔

اسلام کوئی نیا دین نہیں، بلکہ تمام انبیاء کا دین توحید ہے۔
اسلام کا پہلا نام **دین حنیف** تھا جب کہ عربی میں اس کو اسلام کے طور پر پہلی دفعہ قرآن میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

keep the description of a single argument brief and divide into subheadings............

"بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے۔"

سورہ ال عمران: ۱۹

جب کہ **امام غزالیؒ** کے مطابق اسلام **اللہ کے حقوق اور حقوق العباد** کا مجموعہ ہے۔ جب کہ **مولانا صدر الدینؒ** کے مطابق اسلام **عقیدہ اور عبادات** کا مربوط نظام ہے۔ اسلام کی شرعی جہت میں وہ اصول شامل ہیں جو قرآن و سنت میں واضح ہیں اور یہ فرد اور معاشرے کی عملی رہنمائی کرتے ہیں۔ اسلام کے پانچ مندرجہ ذیل ارکان ہیں:

کلمہ طیبہ: توحید اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی شہادت
نماز: اللہ کے حضور پیش ہونا
روزہ: نفس کی تربیت اور تقویٰ
زکوٰۃ: مالی حقوق کی ادائیگی اور معاشرتی توازن
حج: روحانی و اجتماعی تربیت اور اطاعت الٰہی

اسلام انسان کی فلاح کو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں دیکھتا ہے۔ اسلام انسان کو ایک کامل اور متوازن زندگی گزارنے کا رہنما ضابطہ فراہم کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date:

اسلام کی نمایاں خصوصیات

ہر نظامِ حیات کی ایک مرکزی روح ہوتی ہے اُسی طرح اسلام کی بھی بہت سی نمایاں خصوصیات ہیں جس میں سے ۱۲ نمایاں پہلو مندرجہ ذیل ہیں:

1- توحیدِ مطلق: حاکمیت اعلیٰ کا فکری نظریہ

2- ختمِ نبوت: رہنمائی کا کمال اور معیارِ استناد

3- انسان کی تکریم: عالمگیر حقوق اور اخلاقی بنیاد

۴- جامعیتِ دین

5- انسانیت کا فروغ

6- عدل و مساوات

7- توازن اور اعتدال

8- معاشی عدل

9- اجتماعی اور ذمہ داری اور آفاقی اخوت

10- تصورِ آخرت

۱۱- شورائیت اور اجتہاد

Scanned with CamScanner

Date:

12- عملی اور فطری دین

توحیدِ مطلق: حاکمیتِ اعلیٰ کا فکری نظام

تعارف:

ہر نظامِ حیات کی ایک مرکزی روح ہوتی ہے، اور اسلام میں یہ روح **توحید** ہے۔ توحید کا **لغوی** مطلب ہے **"یکتائی" اور وحدانیت**
توحید کا مفہوم تین جہتوں میں سمجھا جاتا ہے:

1. توحیدِ ذات:

اللہ تعالیٰ کی ذات منفرد اور بے مثال ہے، اس کا کوئی ہمسر یا ہمزاد نہیں۔ قرآن فرماتا ہے:

"کہہ دو، وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔"

(سورۃ الاخلاص)

یہ یقین انسان کو کسی بھی مادی یا انسانی طاقت کی غلامی سے آزاد کرتا ہے۔

2- توحیدِ صفات:

اللہ کی صفات (علم، قدرت، حکمت، غنیٰ) منفرد اور مکمل ہیں، کوئی ان کا شریک نہیں۔ یہ فکری بنیاد انسان کو سکھاتی ہے کہ ہر **مظہرِ قدرت** میں اللہ کی حکمت اور نظام موجود ہے اور انسانی رویوں کی درستگی اللہ کے معیار کے تابع ہونی چاہیے۔

3- توحیدِ افعال:

تمام کائنات کے اعمال اور اثرات کا حتمی فیصلہ (اختیار) صرف اللہ کے پاس ہے۔ یہ عملی توحید انسان کو اخلاقی ذمہ داری، معاشرتی عدل، اور سیاسی شفافیت سکھاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

lengthy description for a single argument.....

Date:

توحید اسلام کے تمام پہلوؤں کی **اساسی روح** ہے۔ ایک مستشرق مثال کے مطابق **اسلام ایک قلعہ ہے اور اس قلعے کا دروازہ توحید ہے**۔ توحید اسلام کی مرکزی روح اور اس کی دعوت کا نقطہ آغاز ہے۔ یہ عقیدہ فرد کو اللہ کے سامنے جھکنے کی حقیقت سکھاتا ہے۔

2۔ ختم نبوت:

رسالت وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ہدایات بنی نوع (انسانوں) تک پہنچیں۔ رسالت صرف پیغام نہیں بلکہ عملی رہنمائی کا جامع نمونہ ہے۔ کلمہ طیبہ کا دوسرا جزو ختم نبوت پر ایمان لانا ہے۔ جس میں **حضرت محمدؐ** کو خاتم النبیین قرار دیا گیا، یعنی نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا۔ ختم نبوت دین اسلام کی **کاملیت، ابدیت اور آفاقیت** کی ضمانت دیتی ہے۔ حضرت محمدؐ کی زندگی اسوۂ حسنہ ہے، جو ہر زمانے کیلئے انسان کی **فکری اور عملی ترقی** کا ضامن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بے شک تمہارے لیے رسولؐ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے"۔

(سورۃ الاحزاب: 21)۔

ختم نبوت سے مراد ہے کہ آپ شریعت اسلامیہ مکمل اور کامل ہو چکی ہے، اب کسی قانون نبی یا عمل کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

one reference is enough for a single argument.............

"محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسولؐ اور خاتم النبیین ہیں"۔

(سورۃ الاحزاب: 40)

Lala

Date:

3-

انسان کی تکریم: عالمگیر حقوق اور اخلاقی بنیاد

اسلامی نظام میں انسان کی عزت نفس بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کیلئے ہے بغیر کسی نسل، رنگ، زبان یا مذہب کے امتیاز کے انسان کی تکریم اسلام میں اخلاقی، قانونی اور سماجی اصول کی جڑ ہے۔

الہامی اساس:

انسان کی عزت کسی بشری منشور یا حکومتی دستاویز سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات میں اشرف المخلوقات قرار دیا ہے اور اسے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور انہیں خشکی اور سمندر میں سواری دی اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی دی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت کاملہ عطا کی۔"

(سورۃ بنی اسرائیل: 70)

انسان کی تکریم اسے حقوق انسانی کا آفاقی چارٹر فراہم کرتی ہے جس سے انسان کی جان کا تحفظ، مال و عزت کا تحفظ، مذہبی آزادی کا حق حاصل ہوتا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں رسول نے تمام نسلی تفاخر کو مسترد کرتے ہوئے انسانی مساوات کا اعلان کیا۔ خطبہ حجۃ الوداع کی ایک مشہور عبارت ہے:

"تمام انسان آدم اور حوا سے ہیں۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے

Lala

Scanned with CamScanner

Date:

پر مگر سوائے تقوی اور نیک عمل کے۔"

(خطبہ حجۃ الوداع)

اور ایک جگہ ارشاد ہے **بے شک اللہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔**

۶۔ جامعیت دین:

اسلام کی سب سے بڑی **انفرادیت** اس کی **جامعیت** ہے۔ یہ محض چند عبادات اور روحانی رسم ورواج تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی فراہم کرنے والا مکمل **نظام حیات** ہے۔ اسلام انسان کی **پیدائش، کردار سازی، تعلیم، ذریعہ معاش، اخلاقی تربیت اور ذاتی ذمہ داریوں کی نشوونما** سے لے کر اجتماعی زندگی جیسے کہ **خاندانی نظام، سماجی رویے، عدل وانصاف، سیاسی نظام، ریاستی نظام، مالیاتی واقتصادی نظام** بشمول **زکوۃ** اور **معاشرتی فلاح** غرض زندگی کے ہر پہلو کی راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام لادینی نظریات کی نفی کرتا ہے کیونکہ اس میں دین اور دنیا میں کوئی تقسیم موجود نہیں۔ اسلامی ضابطہ حیات کسی مخصوص قوم یا وقت تک محدود نہیں بلکہ یہ آفاقی نظام کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن میں اس کا واضح ذکر ہے:

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کیا۔"

(سورۃ المائدہ: 03)

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا ضابطہ حیات مکمل، مستقل اور ہر زمانے کے انسان کیلئے عملی ہے۔

Lala

Date:

5- انسانیت کا فروغ:

اسلام کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک اس کا فعال انسانی کردار ہے۔ اسلام صرف انسانی تکریم کا اعلان نہیں کرتا بلکہ ایک ایسا اخلاقی و قانونی نظام تشکیل دیتا ہے جس کا مقصد روئے زمین پر **انسانیت، رحمت، عدل اور رواداری** کو فروغ دینا ہے۔ یہی وہ اوصاف ہیں جنھوں نے اسلام کو عالمی اخلاقی قوت بنایا۔ اسلام رنگ، نسل، مذہب غرض ہر چیز سے بالاتر ہو کر انسان کو مساوی حقوق دیتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"جس نے ایک بے گناہ کو قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔"

(سورۃ المائدہ: 32)

اسلام میں **"لا اکراہ فی الدین"** کا بنیادی اصول ہی اہمیت رکھتا ہے۔ غیر مسلم شہریوں کے حقوق بھی ریاست کی ذمہ داری ہیں۔ اسلام میں **حقوق العباد** کو حقوق اللہ کے برابر اہمیت دی گئی ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، یتیم کی کفالت، بیمار کی مدد، مسافر کی امداد یہ سب عبادات کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسلام کا مقصد صرف ایک صالح معاشرہ نہیں بلکہ ایک **انسان دوست تہذیب** قائم کرنا ہے جہاں انسان کی جان و مال اور عزت محفوظ ہو، عدل اور مساوات بلا امتیاز قائم ہو۔ اسلام نہ صرف انسان کے حقوق کی بات کرتا ہے غرض دنیا میں موجود ہر چیز کے بارے میں احکامات ہیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا:

"لوگو! اپنے جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ انھیں بوجھ سے زیادہ نہ لادو، اور انھیں بھوکا پیاسا نہ رکھو۔ تمہارے اوپر ان کے حقوق ہیں۔"

(خطبہ حجۃ الوداع)

Date:

انسان کو اس کو نوازی ہوئی نعمتوں کی پوچھ ہو گی اس لیے انسان کو اپنی نعمتوں، طاقت، عزت پر نوازی ہوئی چیز کی قدر کرتے ہوئے اس کا استحصال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں ارشاد کیا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے بھی کوئی بکری کا بچہ بھی بھوکا ہو گا تو اس کا جواب دہ عمرؓ ہو گا۔

6- عدل و مساوات:-

اسلام کی ایک بنیادی فکری اور عملی خصوصیت عدل و مساوات کا قیام ہے۔ اسلام کسی بھی قسم کے طبقاتی، نسلی یا لسانی امتیاز کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیتا ہے جہاں قانون کی نظر میں سب برابر ہوں۔

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔"

(سورۃ الحجرات: 13)

اسلامی عدل کا تقاضا ہے کہ فیصلہ کرتے وقت دوستی یا دشمنی کا کوئی لحاظ نہ رکھا جائے۔ یہ عدل حکمران اور عام شہری پر یکساں نافذ ہوتا ہے۔ حضرت محمدؐ نے ایک بار ارشاد فرمایا تھا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ یہ قانون کی بالادستی کی حتمی مثال ہے۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں جب حضرت علیؓ نے جب ایک یہودی شہری کے خلاف زرہ چوری کا مقدمہ دائر کیا تو قاضی شریح نے خلیفہ کے خلاف دیا یہ واقعہ اسلامی نظام میں قانون کی بالادستی اور اقلیتی شہری کے حقوق کی مکمل ضمانت کا حتمی ثبوت ہے۔

حضرت مولانا مودودی کے مطابق اسلامی حکومت کا قیام

Lala

Date:

دراصل "عدل الٰہی کا نفاذ" ہے، جس کے بغیر کوئی بھی اسلامی نظام حقیقی معنی میں مکمل نہیں ہو سکتا۔

7- توازن اور اعتدال:

اسلام کا ایک نمایاں فکری اور عملی پہلو توازن ہے، جو انسان کی روحانی اور مادی ضروریات میں کامل ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ اسلام نہ تو رہبانیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نہ ہی مطلق مادیت پرستی کی۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ دنیاوی زندگی کو مکمل طور پر نظر انداز نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنانا چاہیے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"اور جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے، اس سے آخرت کا (حصہ) گھر بھی تلاش کر اور دنیا میں سے اپنا حصہ بھی نہ بھول۔"

(سورۃ القصص: 77)

اسلام انسان کو ایسی زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے جو فرائض اور حقوق کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرے۔ پروفیسر خورشید احمد سمیت کئی مفکرین اس توازن کو اسلامی نظام کی عملی انفرادیت قرار دیتے ہیں، جو اسے دنیاوی اور لادینی فلسفوں سے ممتاز کرتا ہے۔

8- معاشی عدل:

اسلامی نظام کی ایک اہم خصوصیت ایک عادلانہ معاشی ڈھانچے کا قیام ہے، جس کا مقصد دولت کے ارتکاز کو روکنا، استحصال کا خاتمہ کرنا، اور معاشرے

Lala

Date:

میں منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔ اسلام نے **سود** کو حرام قرار دیا ہے یعنی اسلام سرمایہ دارانہ نظام کے اس بنیادی طریقہ کار کو مسترد کرتا ہے جہاں غریب امیر کے لیے سود ادا کرتا ہے۔ اسلام نے **زکوٰۃ** کو فرض کیا ہے۔ صاحبِ نصاب پر۔ زکوٰۃ ایک عبادتی فرض ہونے کے ساتھ ساتھ ایک **مالیاتی ریگولیٹری** نظام بھی ہے۔ زکوٰۃ دینے کی وجہ سے دولت گردش میں رہتی ہے۔ **حضرت ابوبکر صدیق** رضی اللہ عنہ کا ان لوگوں کے خلاف جہاد کرنا جو زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتے تھے اس کی اجتماعی اور قانونی اہمیت کو واضح کرتا ہے **پروفیسر خورشید احمد** کے مطابق، یہ نظام **کمیونزم** (جو ذاتی ملکیت کو ختم کرتا) اور **سرمایہ داریت** (جو بے لگام ملکیت کو فروغ دیتا ہے) کے درمیان ایک متوازن راہ فراہم کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"اللہ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔"

(سورۃ البقرہ: 275)

9- اجتماعی ذمہ داری اور آفاقی اخوت:

اسلامی نظام کی ایک انتہائی نمایاں خصوصیت اس کا اجتماعی اور اخلاقی فریم ورک ہے، جو فرد کو ذاتی مفاد سے نکال کر ایک **عالمی برادری** کا ذمہ دار رکن بناتا ہے۔ اس کی بنیاد ایمان پر مبنی آفاقی اخوت پر ہے۔ اسلام نے تمام مسلمانوں کے درمیان **اخوت** کا رشتہ قائم کیا۔ مسلمانوں کے درمیان تعلق کی بنیاد خون یا علاقے پر نہیں، بلکہ عقیدہ توحید پر ہے۔ یہ تعلق تمام مسلمانوں کو ایک **سپرانیشنل امت** کے طور پر جوڑتا ہے۔ مغرب میں **جدید قوم پرستی** کے عروج کے برعکس، اسلام اخوت عالمگیر اتحاد کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ مثال کے طور پر انڈونیشیا کا مسلمان ترکی کے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ یہ ایک مستقل **خود احتسابی** کا میکانزم ہے

Scanned with CamScanner

Date:

جو معاشرے کو اخلاقی زوال سے بچاتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے، تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔"

(سورۃ آل عمران: 110)

امام غزالیؒ کے مطابق، اسلام کا مکمل مفہوم ہی "حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مجموعہ ہے۔

10- تصورِ آخرت:

تصورِ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، جو احتساب اور اخلاقیات کیلئے سب سے بڑی ضمانت ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"تو کیا تم نے یہ گمان کر لیا تھا کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟"

(سورۃ المؤمنون: 115)

یہ آیت آخرت کو محض جزاء (اجر) سزا نہیں بلکہ تخلیقی مقصد کی تکمیل کے طور پر پیش کرتی ہے، یعنی آخرت کے بغیر یہ دنیا بے معنی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے خطبات میں آخرت کے تصور کو فرد کی دائمی شخصیت کی ضمانت قرار دیا۔ ان کے نزدیک احتسابِ آخرت ہی وہ واحد قوت ہے جو فرد کے اعمال میں تسلسل اور اخلاقی طاقت پیدا کرتی ہے، جو کسی بھی سیکولر سزا سے بالاتر ہے۔

Lala

Date:

ایک سیکولر ریاست میں کوئی حکمران صرف پکڑے جانے کے خوف سے بدعنوانی سے رکتا ہے۔ جبکہ اسلامی نظام میں آخرت کا عقیدہ اسے یہ یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ دنیاوی قانون سے بچ بھی جائے تب بھی وہ عدل الٰہی کے سامنے جوابدہ ہے۔ یہ حکمرانی میں اخلاقی دیانت کی مضبوط ترین بنیاد ہے۔ **ڈاکٹر حمید اللہ** نے زور دیا کہ آخرت کا تصور عدالتی نظام میں ناقابل اصلاح غلطیوں کی تلافی کا موقع فراہم کرتا ہے۔ بقول علامہ اقبال:

> **"موت کو سمجھے ہیں غافل، اختتامِ زندگی**
> **ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی"**

11: شورائیت اور اجتہاد:-

اسلامی نظام کو دائمی اور عالمگیر بنانے والی اہم ترین خصوصیت شورائیت اور اجتہاد کا اصول ہے۔ یہ دونوں اصول اسلامی نظام کو وقت کے بدلتے تقاضوں کے ساتھ **ہم آہنگ** رہنے کی صلاحیت فراہم کرتے ہیں، اور طاقت کے ارتکاز کو روکتے ہیں۔

شورائیت کا مطلب ہے **باہمی مشورے** سے فیصلہ کرنا۔ یہ اسلامی نظام کی **سیاسی** بنیاد ہے اور حکمران کو فردِ واحد کی **آمریت** سے روکتی ہے یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ حکومتی فیصلے صرف **اہل بصیرت** اور عوام کے **نمائندوں** کے مشاورت سے کیے جائیں۔

> **"جو شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی کو امیر بنائے، تو نہ اس کی امارت جائز ہے اور نہ اس کی پیروی۔"**

(حضرت امیر المومنین عمر فاروق)

Lala

Date:

قرآنی حکم ہے:

"اور معاملات میں ان سے مشورہ کیا جائے۔"

(سورۃ آل عمران: ۱۵۹)

اجتہاد کا مطلب ہے کہ اسلامی قانون کے ماہرین کا نئے اور غیر واضح مسائل کو قرآن و سنت کی روشنی میں حل کرنے کیلئے اپنی بھرپور صلاحیت استعمال کرنا۔ **ڈاکٹر علامہ اقبال**ؒ کے نزدیک اجتہاد کا اصول اسلامی **فقہ کو جمود** سے نکال کر **حرکت** اور **ارتقاء** عطا کرتا ہے، اور اسے ہر دور کیلئے دائمی قانون بناتا ہے۔ شورائیت اور اجتہاد مل کر اسلامی نظام میں استحکام اور **لچک** کا وہ حسین امتزاج پیدا کرتے ہیں جو اسے ہر دور اور **جغرافیہ** کیلئے قابل نفاذ بناتا ہے۔ اس تصور کو علامہ اقبالؒ نے اس شعر نے کیا خوب پیش کیا ہے۔

اجتہاد: حرکت پیہم کی ہے جو کو طلب
کاشفِ رازِ ازل، پھر اٹھو مسلماں میرا

12- عملی اور فطری دین:

اسلام کی سب سے بڑی طاقت اس کی عملی حیثیت اور فطرتِ **سلیمہ** سے اس کی مکمل ہم آہنگی ہے۔ اسلام ایک **غیر پیچیدہ** اور **قابلِ عمل** نظام پیش کرتا ہے، جو انسان کی فطری ضرورتوں اور کمزوریوں کو مدِنظر رکھتا ہے۔ اسلامی نظام میں کوئی بھی حکم ایسا نہیں جو انسانی فطرت سے ٹکرائے بقول علامہ اقبالؒ:

فطرت کو خرد کے روبرو کر!
تسخیرِ مقام رنگ و بو کر!

Lala

Scanned with CamScanner

Date:

اقبال کا یہ شعر اس بات پر زور دیتا ہے کہ اسلام **عقل اور فطرت** کے درمیان کوئی تصادم نہیں دیکھتا، بلکہ دونوں کو ایک دوسرے کی رہنمائی کے لیے استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔
اسلامی شریعت کی بنیاد آسانی اور تخفیف پر رکھی گئی ہے تاکہ احکام کی پیروی انسان پر ناقابلِ برداشت بوجھ نہ بن جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا۔"

(سورۃ البقرہ: ۱۸۵)

اسلام نے ضرورت کے وقت (سفر، بیماری وغیرہ) میں نماز اور روزے کی کے احکام میں تخفیف اور لچک کی اجازت دی ہے۔
ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مطابق اسلام کا عملی اور فطری پہلو ہی اس کی سب سے بڑی طاقت ہے، کیونکہ یہ مثالی ہونے کے ساتھ ساتھ قابلِ عمل بھی ہے۔ وہ اسے "**فطرت کا قانون**" قرار دیتے ہیں۔

نظامِ اسلام کی ضمانت اور عصری مطابقت:

اسلام کی ان نمایاں فکری اور عملی خصوصیات کا مجموعہ اسے محض ایک مذہبی عقیدے سے بلند کر کے ایک مکمل اور **آفاقی نظامِ حیات** بنا دیتا ہے۔ توحید مطلق انسان کو آزادی بخشتی ہے اور رسالت اور آخرت اسے دائمی جوابدہی اور **مقصدیت** فراہم کرتے ہیں۔ عدل و مساوات کا غیر مشروط اصول اور انسانی تکریم کا تصور معاشرے میں استحکام لاتے ہیں۔ مزید براں، توازن، شورائیت اور اجتہاد اسلامی نظام کو ہر دور کے جدید چیلنجز کا جواب دینے کیلئے عملی لچک اور ارتقاء کی صلاحیت دیتے ہیں۔
مختصراً اسلام کا یہ نظام ایک مکمل متوازن، فطری اور غیر امتیازی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے جو جمود اور انتہا پسندی سے پاک، اور موجودہ دور

Lala

Scanned with CamScanner

Date:

میں معاشی استحصال اور سیاسی جبر کے متبادل کے طور پر امن، عدل اور انسانی فلاح کی مکمل ضمانت ہے غرض ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے

یہ نظام دراصل قوتِ ایمانی اور خودی کی معراج ہے، جسے علامہ محمد اقبالؒ یوں بیان کرتے ہیں:

یہ غازی، یہ تیرے پُراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

good attempt. but the answer is lengthy and might affect your time management,

so, shorten it.

end the answer with conclusion......

Scanned with CamScanner